© rasailojaraid.com

بیباک خاتون

کناٹ پیلیس میں چند خواتین کو بے حجابی کا مظاہرہ کرتے دیکھکر

(جناب بسمل شاہجہانپوری)

یہ سماں جس کی خموشی نغمۂ چنگ و رباب — یہ ہوا جس کے نفس سے منفعل بوئے گلاب
یہ فضائے مرمریں یہ منظرِ برق انتساب — یہ تجلی گاہ جس میں حسنِ فطرت بے حجاب

بادلوں سے یوں برآمد ہو رہا ہے ماہتاب
جس طرح کوئی رخِ روشن سے سرکائے نقاب

نغمہ نغمہ بربطِ دل کا ہم آوازِ سروش — غنچہ غنچہ گلشنِ عالم کا مے خانہ بدوش
ذرہ ذرہ محفلِ ہستی کا آئینہ فروش — زندگی ساکت مشیت دم بخود فطرت خموش،

کس قدر پُر کیف منظر کیا سہانی رات ہے
اے حنا بندِ عروسِ زندگی کیا بات ہے

سامنے سے آ رہی ہے کون اٹھلاتی ہوئی — ناز فرماتی ہوئی بجلی سی لہراتی ہوئی
ہر قدم پر کعبہ و بت خانہ ٹھکراتی ہوئی — گنگنائے زیرِ لب سے نغمے برساتی ہوئی

ہر ادا میں اک ادا ہر ناز میں اک ناز ہے
یہ وہ فتنہ ہے کہ محشر بھی نظر انداز ہے

وہ تجلی جس کا پرتو پرتوِ جامِ شراب — وہ تبسم جس کی شوخی شوخیِ عہدِ شباب
وہ نظر جس کے اثر میں بجلیوں کا اضطراب — وہ اثر جس کے جلو میں کاروانِ انقلاب

وہ تجلی وہ تبسم وہ جوانی وہ شباب
اور پھر اس پر قیامت یہ کہ بالکل بے حجاب

ریشمی ساری برہنہ سر جوانی کی امنگ — آنکھ میں مستی نظر میں کیف غمزوں میں ترنگ
خندۂ گل جلوۂ ماہِ مبیں حسنِ فرنگ — مسلکِ شرم و حیا سے جنگ، بیباکانہ جنگ

© rasailojaraid.com

مسکراتی لہلہاتی ہاتھ پھیلاتی ہوئی
آرہی ہے مجمعِ عشاق میں گاتی ہوئی

چٹکیاں لیتی ہوئی آنکھوں کو مٹکاتی ہوئی
پھبتیاں کستی ہوئی مردوں کو شرماتی ہوئی
دیدہ و دانستہ ہر اک شے کو ٹھکراتی ہوئی
فرطِ مدہوشی سے خود بھی ٹھوکریں کھاتی ہوئی

حسنِ کج رفتار کی خدمت میں نظریں باریاب
انقلاب اے انقلاب اے انقلاب اے انقلاب

آہ اے عورت تری وہ پہلی سی غیرت کہاں
گوہرِ یکدانہ وہ لعلِ گراں قیمت کہاں
جس کو مریم چوم لے وہ دامنِ عصمت کہاں
دامنِ عصمت نہیں تو پھر تری عزت کہاں

اس کا کیا غم شان و شوکت چھن گئی دولت گئی
ہاں اگر غیرت گئی تو پھر بڑی نعمت گئی

اے کہ تو نا واقفِ انجام ہے مدہوش ہے
مجمعِ اغیار میں مصروفِ ناؤ نوش ہے
یہ نظارہ کیا بتاؤں کس قدر غم کوش ہے
میری آنکھوں میں لہو ہے اور لہو میں جوش ہے

تجھ کو میں اس حال میں دیکھوں نہیں ہرگز نہیں
دور ہو جا دور ہو اے لعنتِ دنیا و دیں

کشتۂ حرص و ہوا بیگانۂ عزت ہے تو
بے حیا بے شرم بد اخلاق بد فطرت ہے تو
اک سیہ کاری بہر پہلو بہر صورت ہے تو
صنفِ نازک کے لئے اک مستقل لعنت ہے تو

بھیگی بھیگی سی جبیں یہ بہکی بہکی سی نظر
ڈوب مرنا ہی مناسب ہے تجھے جا ڈوب مر

آہ اے بسمل یہ حال شہ جہاں آباد ہے
دیکھ کر جس کو مرا دل مائلِ فریاد ہے
خوفِ عقبیٰ ہے نہ فکرِ عالمِ ایجاد ہے
کیا کہا عورت جہاں ہے فطرتاً آزاد ہے

ہے مگر یوں دامنِ عصمت لٹانے کو نہیں
برق بن کر پارکوں میں جگمگانے کو نہیں